Pharmaceutical Review

History:
Received: December 7, 2022
Revised/Accepted: December 13, 2022
Accepted: December 17, 2022
Published: September 19, 2022
Collection year: 2022
Status: Published

Identifiers and Pagination:
Year: 2022
Volume: 13
First Page: 27
Last Page: 31
Publisher ID: 22205187.19122022
doi: 10.52182/22205187.19122022

Corresponding author:
Taha Nazir PhD, https://tahanazir.com
+92(321)222-0885

Citation:
Taha Nazir (2022). Yes; the state, government and institution commit the mistakes. Pharm Rev. Vol. 13. 2022. P. 27-31

Conflict of interest:
Author accepts all potential conflict of interest.

Funding:
The authors received no direct funding.

Ethics approval and consent to participate:
No ethical approval needed for this work.

Consent for publication:
Author is agreed to submit this article for publication in Pharmaceutical Review - ISSN 2220-5187.

تحقیقی رپورٹ

صرف قیادت نہیں، ریاست، قوم اور ادارے بھی غلطیاں کرتے ہیں۔

سرگودہا یونیورسٹی پاکستان کا گوہر نایاب اور شعبہ فارمیسی کا انمول نگینہ۔

ڈاکٹر طٰہٰ نذیر پی ایچ ڈی

1. قائم مقام صدر-پاکستان فارماسسٹ ایسوسی ایشن (PPA)۔
2. سابق صدر-فارماسسٹ فیڈریشن (پاکستان)۔
3. مدیر اعلی، رسالہ الادویہ۔

Editorial Report

YES; THE STATE, GOVERNMENT AND INSTITUTION COMMIT THE MISTAKES

An Amazing Character of Pharmacy Profession and University of Sargodha, Pakistan.

Taha Nazir

1. Acting President – Pakistan Pharmacist Association (PPA). http://pakistasnpharmacistsassociation.com
2. Ex-President - Pharmacist Federation (Pakistan). http://pharmacistfed.wordpress.com
3. Editor-in-Chief, Pharmaceutical Review. ISSN 2220-5187 | http://pharmaceuticalsreview.com

Thomson Reuters - ID N-5730-2015
ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798
https://tahanazir.com

ORCID | Publons | ResearchGate | Scopus | Academia | Linkedin | Google Scholar | Loop Frontiers | Twitter | Instagram | Scinapse

Correspondence: Taha Nazir B.Pharm., M.Phil. (Pharmacology), PhD (Microbiology) Editor in Chief, Pharmaceutical Review, ISSN: 2220-5187, http://pharmaceuticalsreview.com | taha@pharmaceuticalsreview.com

Running title:
Healthcare system and pharmaceutical patient care.

Keywords:
Corruption, Chancellor/ Governor (Pb.), Quality assurance, Higher Education Commission, National Accountability Bureau, Pakistan.

doi: http://dx.doi.org/10.52182/22205187.19122022

بڑی عجیب بات لگتی ہے کہ کوئی قوم، معاشرہ، ریاست یا ملک جرم کا ارتکاب کرے۔ سوچ سمجھ کر، پوری منصوبہ بندی اور عقل وشعور کیساتھ قانون شکنی کرے۔ دستور کی پاسداری کا بھاشن دینے والے، قانون کا عملی نفاذ کرنے والے اور صبح وشام قوم ترانے گانے اور بجانے والے اسی دستاویز کی دھجیاں اڑادیں۔ ہاں ہم تاریخی اعتبار سے انبیا کا انکار کرنے والی قوموں کو تو جانتے ہیں۔ مگر ہم موجودہ سیاسی ممالک، ترقی یافتہ اقوام اور منظم اداروں کی بات کر رہے ہیں۔ ملک خداداد پاکستان، سیاسی جماعتوں اور فوجی اداروں کی بات کر رہے ہیں۔ اگر ہم گزشتہ انسانی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہم بنی اسرائیل اور یہودیوں سے واقف ہیں۔ جنہوں نے اپنے حقیقی بچوں کی طرح انبیا کو پہچاننے کے باوجود بھی انکار کیا۔ ہم قوم نوح، قوم عاد اور ثمود کو بھی جانتے ہیں۔ ہم ابھی ماضی قریب کے برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر سے واقف ہیں۔ جس نے عراق پر کیمیائی وایٹمی ہتھیاروں کی موجودگی کے غلط الزام اور لاکھوں معصوم لوگوں کو قتل کرنے کا اعتراف کیا اور معافی مانگی۔ جو ملک اور قوم کے جرم کی بدترین مثال ہے۔ ادارے کی ناکامی اور گناہ کی شاندار دلیل ہے۔ میانمار، فلسطین، کشمیر اور چیچنیا میں قتل عام؛ شام، یمن اور غزہ میں انسانیت سوز مظالم؛ افغانستان پر پوری مغربی اقوام کی یلغار بھی ملکوں ،اداراں اور حکومتوں کی مجموعی ناکامیوں اور جرائم کی نشاندہی کرتی ہوئی مکروہ مثالیں ہیں۔ اسرائیل کا بے گناہ فلسطینیوں اور معصوم بچوں کا عین سکول سے چھٹی کے وقت کارپٹڈ بمباری کرکے بربریت کا مظاہرہ کرنا آج کے مہذب دور میں کسی ملک، ادارے اور ریاست کی غنڈہ گردی اور بدمعاشی کی بدترین مثال ہے۔

ہم اپنا بیانیے کی تفصیلات کیلئے ماضی بعید کے تاریخی کردار قارون، ہامان، شداد، فرعون اور نمرود کی بھی بات نہیں کرتے۔ ہم ریاست مدینہ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کی بات کرتے ہیں۔ ہم واپڈا، پی آئی اے، پولیس، عدلیہ، مرکزی وزارتوں اور صوبائی محکمہ جات کی بات کرتے ہیں۔ جہاں افسران، اہلکار اور ملازمین پوری دیانتداری سے بدعنوانی کرتے ہیں۔ بلکہ ان معمولی اور عمومی کرپشن کو بھی چھوڑیں اگر ہم صرف بہادر افواج، عسکری اداروں اور فوجی اسٹیبلشمنٹ ہی کی بات کرلیں تو شاید اپنے موضوع اور منتخب عنوان کیساتھ انصاف کرنے میں آسانی ہو جائے۔ اور اپنی بات کو بہتر انداز میں پیش کرسکیں۔ یہ کہانی وزیر اعظم لیاقت علی خان کے اندھے قتل سے شروع ہو کر جناب ارشد شریف کے کینیا کے گھنے جنگلات میں شہادت تک جاتی ہے۔ گویا اس دلگداز داستان کا آغاز اور انجام ظلم والم پر مبنی ہے اور اس سے بڑا بھلا اور کیا جرم ہو گا کہ اس جرم وگناہ کا بیان کرنا بھی جرم اور سزا کا حقدار گردانا جائے۔ لیکن اگر کبھی دنیا میں انصاف ہو گیا، تو اس ادارے کی بقا کو خطرات لاحق ہو جائیں گے۔ ملک وقوم کیلئے اسکے گھناونے جرائم کا بوجھ اٹھانا محال ہو جائے گا۔ کتنے ڈاکٹر عبدالقدیر بنانا پڑینگے۔ پاکستانی قوم کو آسمانوں کی بلندیوں والا ظرف اور دل گردہ درکار ہو گا۔ آئین شکنی، لاقانونیت، قتل وغارت گری کی لمبی فہرست ہے۔ مادر ملت فاطمہ جناح کیساتھ غیر اخلاقی رویہ، حسین شہید سہروردی کو مسلم لیگ سے بے دخل کرنا اور عوامی لیگ کا معرز وجود میں آنا، شیخ مجیب الرحمن کو جمہوری انتخابات جیتنے کے باوجود غدار بنادینا، سقوط ڈھاکہ، فوجی اپریشن، بھٹو کی پھانسی، عافیہ صدیقی، ایمل کانسی، سانحہ بنگلہ دیش، سانحہ ماڈل ٹاون، سانحہ ایبٹ آباد، وزیرستان اپریشن، لال مسجد، ریمنڈ ڈیوس، ملا عبدالسلام ضعیف، عمران خان پر قاتلانہ حملہ، جیکب آباد اور شمسی ایئر بیس، سانحہ 12 مئی کراچی، محترمہ آمنہ جنجوعہ، حمودالرحمن کمیشن، اپریشن مڈنائٹ جیکل، رچرڈ آرمٹیج کی پتھر کے زمانے کی دھمکی، نواب اکبر خان بگٹی، رجیم چینج اپریشن، پروفیسر ڈاکٹر شہباز گل، جناب سینیٹر اعظم سواتی اور شہادت ارشد شریف جیسے واقعات ادارے، ریاست اور اہلکار کے گھناونے جرائم کو اجاگر کرنے کیلئے کافی ہیں۔ یہ دلائل یقیناً ہمیں اپنے موقف کی سچائی ثابت کرنے کیلئے کارگر ثابت ہونے چاہیئے۔

Pharmaceutical Review

فطرت افراد سے اغماض بھی کرلیتی ہے۔ کبھی کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف۔

چنانچہ ہم اس ملکی و بین الاقوامی پس منظر کیساتھ شعبہ ادویات وطب کی بات کریں گے۔ اپنے موضوع اور عنوان کی مناسب سے ایک مثالی ادارے کا انتخاب کرینگے۔ ہمارے پاس سرگودہا یونیورسٹی اور اعلی شخصیت جناب ڈاکٹر ساجد بشیر، سابق سربراہ شعبہ ادویات کا تمثیلی، حقیقی اور فکری کردار موجود ہے۔ جو بددیانتی و بدعنوانی کا عظیم شاہکار اور پیشہ فارمیسی میں کرپشن کا بے تاج بادشاہ ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں شعبہ ادویات و صحت کی پسماندگی کی تمام تر وجوہات کی غمازی اور نشاندہی کرتا ہوا عظیم راہنما ہے۔ جو 2010 سے اس ادارے کو بڑی محنت سے چونا لگانے میں مصروف ہے۔ جو ہر آنے والے وائس چانسلر کا بہترین کارندہ، اہم مہرہ اور غلامی و اطاعت میں اپنی مثال آپ بن جاتا ہے۔ اس بدبخت کے احتساب میں ابھی تک پانچ وائس چانسلر ناکام ٹھہرے۔ ہر ایک کی کسی نہ کسی سطح پر کوئی نہ کوئی مجبوری آڑے آتی رہی۔ اور موصوف پوری مہارت سے کرپشن کرتے رہے۔ جو اپنا منفرد، جدید اور انوکھا طریق واردات رکھتے ہیں۔ جس پر نہ اس بدبخت کو شرمندگی ہوتی ہے۔ نہ ضمیر بوجھل ہوتا ہے اور نہ ہی رزق حلال کا تصور مجروح ہوتا ہے۔

سال 2016 میں اس نے اپنے ماتحت استاد کو تحقیقی مقالہ جات دیئے۔ ان کا قانونی نگران بن کر ادارے سے ملنے والی رقم نقد روپوں کی شکل میں اسے دینے کا حکم جاری کیا۔ انکار وصول ہونے پر اس نے سنگین نتائج کی دھمکیاں دیں اور دفتر سے نکل جانے کو حکم صادر کیا۔ اسی ادارے میں ادویات سازی کا تقریبا پندرہ سالہ منصوبہ بنا۔ جسکی کی مالیت تقریبا اسی کروڑ تھی۔ اس بدبخت نے خرید کمیٹی اور ٹیکنیکل ماہر کی حیثیت سے نئی مشینری کا جھانسہ دے کر پرانی اور استعمال شدہ خرید ڈالی۔ اور ادارے کو لاکھوں کا چونا لگا دیا۔ پھر سال 2011-2013 کے ایم فل کے پورے سیشن اور تمام لوگوں کی تحقیق نگرانی کی۔ سرکار اور ادارے کو کثیر رقم کا بھرپور اور کامیاب چونا لگایا۔ ادارے، حکومت اور ہائر ایجوکیشن کمیشن کو دھوکہ دیا۔ اسکے علاوہ سربراہ ادارہ کے سرکاری عہدہ کے دورانئے کے ختم ہونے کے باوجود دفتر، اختیارات اور وسائل پر قابض رہنا بھی اسکی قانون شکنی و بددیانتی کی اعلی مثال ہے۔ اور اسکے ساتھ ساتھ ظلم کی انتہا ملاحظہ کریں کہ مقامی انتظامیہ نے نہ صرف رسی دراز کی اور کھلی چھٹی دی بلکہ گاڑی نمبر 38 اور ڈرائیور امتیاز علی غیر قانونی زبانی حکم جاری کرتے ہوئے اس بدبخت کو دوبارہ دے دیئے۔ جو یقینا کسی ادارے کی قانون شکنی میں ملوث ہونے کی صریح دلیل ہے۔ ہمارے عنوان "صرف قیادت نہیں، ریاست، قوم اور ادارے بھی غلطیاں کرتے ہیں" کی وضاحت کرتی مثال ہے۔

The manuscripts highlighting the corruption of the head pharmacy, University of Sargodha.

#	Title English	Title Urdu	doi
1	An amazing character revealing the fundamental factors hurting the health standards, pharmaceutical patient's care and teaching quality in developing countries.	ادویات و صحت کے نظام کو مجروح کرنیوالی حقیقی اور مثالی شخصیت۔	http://dx.doi.org/10.52182/22205187.13022021
2	The corruption of dean pharmacy, university of Sargodha needs attention and appropriate investigation.	جامعہ سرگودہا کے شعبہ فارمیسی کے سرپرست کی بددیانتی و بدعنوانی۔	http://dx.doi.org/10.52182/22205187.7122018
3	Pharmacy council of Pakistan, pharmacy discipline and pharmacist community.	پاکستان فارمیسی کونسل کی ناکامی کا سدباب اور اسکے نظام صحت پر اثراب۔	http://dx.doi.org/10.52182/22205187.07112021

4	An ideological compliance to establish the real state of Pakistan.	فکری قومی تعبیر سے عملی ملکی تعمیر کا حقیقی سفر۔	http://dx.doi.org/10.52182/22205167.25062020
5	Correction of pharmaceutical teaching institution is the start point of professional growth.	ادویاتی تعلیمی اداروں کی اصلاح، پیشہ فارمیس کی ترقی وخوشحالہ کانقطہ آغاز۔	http://dx.doi.org/10.52182/22205187.13122016
6	You will always be in our heart and memories	تماری یادیں بسی ہیں دل میں افق کے اس پار جانے والو۔	http://dx.doi.org/10.52182/22205167.132022019
7	Lest we forget; Muhammad Iqbal (late) and dr. Riffat ul zaman (late)	شہدا فارمیسی کی عظمت کو سلام۔	http://dx.doi.org/10.52182/22205187.11022019
8	M. Iqbal (late) - great leader, skilled pharmacist and outstanding person.	عزت مآب محمد اقبال کی عظمت کو سلام۔	http://dx.doi.org/10.52182/22205187.27082019
9	Pharmaceutical “fact sheet” 2014-15; released by prof. Dr. Taha nazir president pharmacist federation (pakistan) and pharmacist alliance, ppa.	پیشہ فارمیسی کا حقائق نامہ 2014-2015	http://dx.doi.org/10.52182/22205167.25012015
10	The dilemma of pharmacy profession in Pakistan; a "white paper" regarding ppa election 2014	پیشہ فارمیس کا المیہ۔ قرطاس ابیض۔	http://dx.doi.org/10.52182/22205187.21072014
11	Lest we forget to our legend heroes	تمہاری یادیں بسیں ہیں دل میں افق کے اس پار جانے والو۔	http://dx.doi.org/10.52182/22205187.19012020
12	Prudential review of pharmacy teaching institutions in Pakistan.	پیشہ فارمیسی کے ملکی تدریسی اداروں کا تجزیاتی جائزہ۔	http://dx.doi.org/10.52182/22205187.14062015
13	Review of evolving role and poor representation of pharmacy professional in Pakistan.	ماہرین ادویات کی ناقص نمائندگی اور پیشہ ورانہ بدحالی کی وجوہات واسباب۔	http://dx.doi.org/10.52182/22205187.25032016
14	Review of dissimilar roles, responsibilities and official duties of licensing (qualified person) and employee (working) pharmacists.	قانونی اور ملازم فارماسسٹ کے پیشہ ورانہ کردار کا اصولی فرق۔	http://dx.doi.org/10.52182/22205187.13032017
15	The poor and illegal representation of pharmacy profession in Pakistan.	پاکستان کا غیر معیاری ادویاتی نظام اور غیر اخلاقی پیشہ ورانہ نمائندگی۔	http://dx.doi.org/10.52182/22205187.02022014
16	Insufficient effort of the government of the Punjab to improve the local health care.	حکومت پنجاب کے ادویاتی قوانین اور نظام صحت کے غیر یقینی اور ادھورے اقدامات۔	http://dx.doi.org/10.52182/22205187.03082017

17	The potential reasons of poor representation and despicable professional situation in Pakistan.	ماہرین ادویات کی ناقص نمائیدگی اور پیشہ ورانہ بدحالی کی وجوہات واسباب۔	http://dx.doi.org/10.52182/22205187.03082017

مذکورہ افسر کو اس وقت کے وائس چانسلر نے اپنے مخصوص مقاصد کی تکمیل کیلئے اپنے حصوصی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے غیر قانونی ترقی دی۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ غلط طریق کار سے آگے آنے والے، کرپشن وبد عنوانی کو اوڑھنا بچھونا بنانے والے اور اصول واخلاق کی دھجیاں اڑانے والے مکروہ لوگ کبھی بہتر کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کرسکتے۔ ملکی، قومی اور پیشہ ورانہ بڑھوتری میں نمایاں کردار نہیں ادا کرسکتے۔ اسی لئے سابقہ رائس جامعہ کے اس دریافت کردہ انمول ہیرے نے ادارے کا تقریبا اسی کروڑ کا منصوبہ ناکام بنایا۔ ماڈل فارمیسی کے شاندار منصوبے میں کمزور ترین پیشہ ورانہ عکاسی کرنے کیساتھ ساتھ کئی علمی، انتظامی اور قانونی بد دیانتی، بدعنوانی اور کرپشن کے مظاہرے کئے۔ جو صرف پیشہ فارمیسی ہی نہیں بلکہ تعلیم، صحت، تحقیق، ادویات اور مجموعی نظام کی کجیوں کی بھی نشاندہی کرتے ہیں۔ جسکی روشنی میں دنیا بھر کے ترقی پذیر ممالک اور قومیں اپنی کامیاب منصوبہ بندی اور حکمت عملی بناسکتے ہیں۔ اس بدبخت افسر کے کردار اور کرتوت سے گریز کرتے ہوئے ترقی وخوشحالی کا سفر کامیابی سے طے کرسکتے ہیں۔ چنانچہ یہ شخص اپنے ذاتی کردار اور ادارہ اپنی مجموعی حمائت میں ایک تمثیلی نمونہ اور منطقی مثال ہیں۔ جن سے اقوام عالم روشنی وراہنمائی حاصل کرسکتے ہیں۔ قوم، ریاست، حکومت اور ادارے اپنے شعوری گناہوں، غلطیوں اور کوتاہیوں سے گریز کرتے ہوئے اصولی، قانونی اور حقیقی راستے پر چلتے ہوئے عارضی ومستقل کامیابی حاصل کرسکتے ہیں۔

© 2022 The Author(s). This open access article is distributed under a Creative Commons Attribution (CC-BY) 4.0 license. You are free to: Share — copy and redistribute the material in any medium or format Adapt — remix, transform, and build upon the material for any purpose, even commercially. The licensor cannot revoke these freedoms as long as you follow the license terms. Under the following terms: Attribution — You must give appropriate credit, provide a link to the license, and indicate if changes were made. You may do so in any reasonable manner, but not in any way that suggests the licensor endorses you or your use. No additional restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that legally restrict others from doing anything the license permits.